سوال

(28) بھینس کی حلت کی قرآن وحدیث میں کیا دلیل ہے۔ ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بھینس کی حلت کی قرآن وحدیث میں کیا دلیل ہے۔ اوراس کی قربانی بھی ہوسکتی ہے کہ نہیں؟ قربانی جائز ہوتو استدلال کیا ہے۔ آپ ﷺ نے خوداجازت فرمائی ہے۔ یا عمل صحابہ کرام ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں حرام چیزوں کی فہرست دی ہے۔ وہاں یہ الفاظ مرقوم ہیں۔

لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ اودما مسفوحا

ان چیزوں کے سوا جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہووہ حلال ہے۔ بھینس ان میں نہیں اس کے علاوہ عرب بھینس کو بقرہ (گائے) میں داخل سمجھتے ہیں۔ (تشریح) حجاز میں بھینس کا وجود ہی نہ تھا۔ پس اس کی قربانی نہ سنت رسول ﷺ سے ثابت ہوتی ہے۔ نہ تعامل صحابہ سے ہاں اگر اس کو جنس بقر سے مانا جائے جیسا کہ حنفیہ کا قیاس ہے۔ کماف البدایہ یا عموم **بهيمة الانعام** پر نظر ڈالی جائے۔ تو حکم جواز قربانی کیلئے علت کافی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بھینس کو **بهيمة الانعام** میں شمار کرنا قیاس نہیں قرآنی نص **بهيمة الانعام** کا لفظ عام ہے۔ جس کے لئے کئی افراد ہیں گائے۔ بکر وغیرہ تو بھینس بھی **بهيمة الانعام** کا ایک فرد ہے۔ بہیمۃ الانعام کی قربانی منصوص ہے۔ تو بھینس کی قربانی بھی نص قرآنی سے ثابت ہوگئی باقی رہی یہ بات کہ سنت رسول ﷺ سنت صحابہ نہیں ہے۔ توجواز کو مانع نہین ہے۔ دیکھئے ریل جہاز سائیکل وغیرہ کا رواج عہد نبوی ﷺ میں نہ تھا۔ نہ ان کی سواری سنت رسول ﷺ ہے نہ سنت صحابہ ہے۔تاہم یہ سب چیزیں عموم 1 کے تحت آجاتی ہیں۔ علماء اسلام ریل۔ موٹر سائیکل پر سوار ہوں گے یا اونٹ گھوڑے گدھے پر سوار ہوں گے۔ نیز نماز کی ازان عہد نبوی ﷺ میں بلند مکان پر پڑھی جاتی تھی۔ اور عہد سلف میں بینار پر پڑھی جاتی تھی۔ اوراس وقت لاؤڈاسپیکر نہ تھا۔ لیکن اب مسجدوں میں لاؤڈ سپیکر نصب ہیں۔ اورآذان مسجد کے اندر کہی جاتی ہے۔ پہلا مسنون طریقہ ہے اوردوسرا مروجہ کو جائز کا جائے گا۔ خلاصہ بحث یہ ہے کہ بکری گائے کی قربانی مسنون ہے۔تاہم بھینس بھینسا کی قربانی بھی جائز اور مشروع ہے۔ اورناجائز لکھنے والے کا مسلک درست نہیں۔ فقط (اخبار الاعتصام لاہور جلد 26 ش 15)

هٰذا ما عندي والله أعلم بالصواب

جلد 13 ص 74

محدث فتویٰ